143889 ـ عدالت جا کر طلاق کی کاروائی کی ابتدا کرنے سے طلاق شمار ہوگی یا نہیں

سوال

خاوند نے بیوی کو کہا کہ وہ باہر سے آنے والی بہن کو ملنے کے لیے جائے تو تین یا چار دن سے زائد وہاں نہ رہے، لیکن بیوی نے بہن کے پاس زیادہ دن رہنے پر اصرار کیا، تو خاند نے بیوی کو دھمکی دی کہ اگر چار ایام سے زائد رہی تو وہ گھر واپس مت آئے، اور بالفعل عورت نے خاوند کی بات نہ مانی تو خاوند نے بیوی سے تعلقات ختم کر لیے اور گھر سے جانے کے بعد ایك ماہ سے بھی کم عرصہ میں طلاق کی کاروائی شروع کر دي.
خاوند کے گھر سے جانے کے تین ماہ بعد عدالت کی جانب سے پہلی پیشی کا نوٹس آیا تو بیوی نے جلدی سے خاوند کے ساتھ رابطہ کیا اور معاف کر دینے کی گزارش کی تو خاوند اس پر متفق ہوگیا.
سوال یہ ہے کہ: کیا خاوند کا عدالت میں طلاق کی کاروائی کرنا اور بیوی اور اپنے درمیان کسی کو واسطہ بنانے سے انکار کرنا یہ تاکید ہے کہ اس نے بیوی کو شرعی طور پر طلاق دے دی ہے یا کہ طلاق کے الفاظ بولنا ضروری ہیں ؟
اس حالت میں کہ اگر طلاق واقع ہو گئی ہے تو کیا اس کے لیے بغیر عقد نکاح اور مہر کے بیوی سے رجوع کرنا ممکن ہے اور خاوند کو کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر آدمی نے صریح طلاق کے الفاظ مثلا تجھے طلاق نہ بولے ہوں اور وہ اپنے قول: " گھر واپس نہ آنا " سے طلاق مراد نہ لے تو اس پر طلاق لازم نہیں ہوئی.

عدالت جا کر عدالت میں طلاق کی کراوئی شروع کرنا طلاق نہیں کہلاتا، جب تك آدمی طلاق کے الفاظ نہ بولے یا لکھ نہ دے.

اور طلاق لکھنے کے متعلق علماء کرام تفصیل بیان کرتے ہیں اس کی تفصیل آپ سوال نمبر (72291) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم:

جب خاوند نے لکھ کر یا بول کر طلاق دے دی ہو تو خاوند کو عدت کے اندر اندر بیوی سے رجوع کرنے کا حق

حاصل ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر یہ طلاق رجعی یعنی پہلی یا دوسری طلاق ہو.

عدت کی ابتداء طلاق ہونے کے وقت سے شروع ہوگی، جب عدت گزر جائے اور خاوند رجوع نہ کرے تو بیوی اس سے بائن ہو جاتی ہے، اور اس کے لیے نئے مہر اور نئے نکاح کے ساتھ ہی حلال ہوگی.

عورت کی عدت تین حیض ہوگی اور اگر اسے حیض نہیں آتا تو اس کی عدت تین ماہ ہوگی، اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور طلاق والیاں تین طہر انتظار کریں البقرۃ (228).

اور فرمان باری تعالی ہے:

اور جو تمہاری عورتیں حیض سے ناامید ہوچکی ہیں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے، اور جنہیں حیض آیا ہی نہیں ان کی بھی، اور حمل والیوں کی عدت وضع حمل ہے الطلاق (4).

واللہ اعلم .